© rasailojaraid.com

دونوں طرف سے ہمارے فاضل دوست اس میں سنجیدگی کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں۔ راقم الحروف نے بھی ''غامدی صاحب کا تصورِ سنت'' کے عنوان سے ''الشریعہ'' کے جون ۲۰۰۸ء کے شمارے میں کچھ معروضات پیش کی تھیں اور چند اہم نکات کی نشاندہی کرتے ہوئے ان الفاظ میں غامدی صاحب سے اس بحث میں خود شریک ہونے کی درخواست کی تھی کہ:

''امید رکھتا ہوں کہ محترم غامدی صاحب بھی اپنے موقف کی وضاحت کے لیے اس مکالمہ میں خود شریک ہوں گے اور اپنے قارئین، سامعین اور مخاطبین کی راہنمائی کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے۔''

مگر غامدی صاحب کے ایک شاگرد سید منظور الحسن نے ''الشریعہ'' جنوری ۲۰۰۹ء میں حافظ محمد زبیر کے ایک تفصیلی مضمون کا جواب دیتے ہوئے میری اس درخواست کو یوں نمٹا دیا ہے کہ: ''اس تحریر میں ہم حافظ زبیر کے جملہ اعتراضات کے حوالے سے بحث کریں گے۔ ان کا مضمون تفصیلی بھی ہے اور کم وبیش ان تمام اعتراضات کا احاطہ کرتا ہے جو مولانا زاہد الراشدی نے اٹھائے ہیں''۔ لیکن محترم سید منظور الحسن کی یہ تحریر میرے لیے قابل قبول نہیں ہے، اس لیے کہ میں نے ان نکات واعتراضات کی وضاحت کے لیے خود محترم جاوید احمد غامدی صاحب سے گزارش کر رکھی ہے اور شرعی اور اخلاقی طور پر یہ انھی کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے موقف کی وضاحت کریں۔ چنانچہ اپنے سابقہ مضمون میں اٹھائے گئے اہم نکات کا اعادہ کرتے ہوئے ایک بار پھر غامدی صاحب سے درخواست کر رہا ہوں کہ وہ خود اس بحث میں شریک ہوں اور اپنے مخاطبین کی صحیح راہنمائی کرنے کے ساتھ ملک کے جمہور اہل علم کو مطمئن کریں۔

غامدی صاحب کے متعدد مضامین اور توضیحات کو سامنے رکھتے ہوئے راقم الحروف نے درج ذیل نکات پیش کیے تھے:

۱۔ غامدی صاحب سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجت ہونے کے قائل ہیں اور اس بارے میں وہ جمہور امت کے ساتھ ہیں، مگر سنت کی تعریف اور تعیین میں وہ جمہور امت سے ہٹ کر ایک الگ مفہوم طے کر رہے ہیں۔

۲۔ وہ سنت کے صرف عملی پہلوؤں پر یقین رکھتے ہیں اور سنت کے ذریعے علم میں کسی نئے اضافے کے قائل نہیں ہیں۔

۳۔ سنت کے عملی پہلوؤں میں بھی وہ اسے صرف دین ابراہیمی کی سابقہ روایات کی تجدید واصلاح اور ان میں جزوی اضافوں تک محدود رکھتے ہیں اور ان کے نزدیک دین ابراہیمی کی سابقہ روایات سے ہٹ کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی نیا عمل یا ارشاد سنت نہیں ہے۔

۴۔ سنت کے ساتھ ساتھ وہ قرآن کریم کا وظیفہ بھی صرف اس دائرے تک محدود کر رہے ہیں کہ وہ پہلے سے موجود و متعارف چیزوں کا ذکر کرتا ہے۔ گویا پہلے سے موجود ومتعارف چیزوں سے ہٹ کر کوئی نیا حکم دینا یا دین میں کسی نئی بات کا اضافہ کرنا قرآن مجید کے دائرۂ کار میں بھی شامل نہیں ہے۔

۵۔ ان کے نزدیک سنت کسی اصول وضابطہ پر مبنی نہیں ہے جس کی بنیاد پر کسی بھی کام کے سنت یا غیر سنت ہونے کا فیصلہ کیا جا سکتا ہو، بلکہ سنت صرف لگی بندھی اشیا کی ایک فہرست کا نام ہے جس میں کسی بھی حوالے سے کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

۶۔ اس فہرست سے ہٹ کر جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بھی ارشاد یا عمل غامدی صاحب کے نزدیک سنت کہلانے کا مستحق نہیں ہے اور نہ ہی اسے حجت کا درجہ حاصل ہے۔

۷۔ سنتوں کی اس فہرست میں شامل تمام امور کا تعلق ایک مسلمان کی ذاتی زندگی اور زیادہ سے زیادہ خاندانی معاملات سے ہے جب کہ سوسائٹی کے اجتماعی معاملات میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات واعمال کو سنت کا درجہ

© rasailojaraid.com